SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com

ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 339 Thursday 5th December 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۳۹ مورخہ ۵ر دسمبر ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات، ۳ر جمادی الآخر ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ر روپے، صفحات: ۴

حکومت سازی کا دعویٰ پیش' آج شام حلف برداری تقریب

دیویندر فڑنویس وزیر اعلیٰ، ایکناتھ شندے اور اجیت پوار نائب وزرائے اعلیٰ کے طور پر لیں گے حلف

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں نئے وزیر اعلیٰ کا نام سامنے آنے کے بعد حلف برداری کا راستہ بھی ہموار ہو گیا ہے۔ مہایوتی کے سرکردہ لیڈران نے مہاراشٹر کے گورنر سی پی رادھا کرشنن سے ملاقات کر حکومت سازی کا دعویٰ پیش کیا۔ مہایوتی میں شامل بی جے پی لیڈر دیویندر فڑنویس، شیوسینا لیڈر ایکناتھ شندے اور این سی پی لیڈر اجیت پوار نے راج بھون میں گورنر کے سامنے اراکین اسمبلی کا حمایت نامہ سونپا۔ گورنر سے ملاقات کے بعد مہایوتی لیڈران نے پریس کانفرنس بھی کیا۔ اگلے وزیر اعلیٰ کے طور پر منتخب بی جے پی لیڈر دیویندر فڑنویس نے نامہ نگاروں سے کہا کہ ''ہم نے گورنر سے ملاقات کی اور ریاست میں حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کرنے کے مقصد سے حمایت نامہ سونپا۔ ہماری اتحادی پارٹی شیوسینا اور این سی پی نے گورنر سے گزارش کی ہے کہ مجھے مہایوتی کے وزیر اعلیٰ کی شکل میں حلف دلایا جائے۔ گورنر نے سبھی گزارش کو قبول کر لیا ہے اور ہمیں کل شام 30.5 بجے حلف برداری تقریب کے لیے مدعو کیا ہے۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی بتایا کہ حلف برداری تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی بھی شامل ہوں گے۔ کارگزار وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے بھی میڈیا کے سامنے اپنی بات رکھی۔ انھوں نے کہا کہ ''آج ہم نے گورنر سے مل کر حکومت بنانے کی اجازت مانگی ہے۔ معزز گورنر نے اجازت دے دی ہے۔ کل شام کو حلف برداری تقریب منعقد ہوگی۔ دیویندر فڑنویس وزیر اعلیٰ بننے جا رہے ہیں۔ ہم نے ان کو حمایت دی ہے۔ ان کو نیک خواہشات۔'' شندے نے مزید کہا کہ ''میں نے مکمل حمایت کا اعلان پہلے ہی کر دیا تھا۔ ڈھائی سال مکمل ہونے پر میں بہت خوش ہوں۔ گزشتہ 5.2 سالوں میں مہایوتی حکومت، ہم تینوں اور ہماری ٹیم نے جو کام کیا ہے وہ قابل ذکر ہے۔ اسے تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔'' اس موقع پر مہایوتی میں شامل این سی پی لیڈر اجیت پوار نے کہا کہ ''ہم مہاراشٹر کو بہترین ریاست بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہم اچھی حکومت دیں گے۔ میں تو حلف لینے والا ہوں۔ ہم ریاست میں حکومت چلانے کے لیے اپنا بہتر تعاون پیش کریں گے۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی جانکاری دی کہ پارٹی سے متعلق سرگرمیوں کو بی جے پی چیف چندر شیکھر باونکلے اور این سی پی لیڈر سنیل تٹکرے سنبھالیں گے۔ اس درمیان دیویندر فڑنویس نے شیوسینا لیڈر ایکناتھ شندے کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''شندے جی نے وزیر اعلیٰ عہدہ کے لیے میرے نام کی حمایت کی ہے۔ این سی پی لیڈر اجیت پوار نے بھی میرے نام کی سفارش کی۔ وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ صرف تکنیکی عہدے ہیں۔ گزشتہ ڈھائی سال میں ہم نے ساتھ مل کر کام کیا ہے، آگے بھی ہم سب مل کر اچھی حکومت دینے کی کوشش کریں گے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہماری کوشش ہوگی کہ ہم نے جو وعدے عوام سے کیے ہیں وہ پورے کریں۔ مہاراشٹر کو نئی اونچائیوں پر لے جانے کا عزم ہم پورا کریں گے۔ دیگر وزراء کے نام پر آئندہ میٹنگوں میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ہم شام تک طے کریں گے کہ کل کون حلف لے گا۔''

سنبھل جانا میرا حق ہے، روکنا آئین کے خلاف: راہل

راہل گاندھی، کانگریس کے رہنما اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف کو سنبھل جانے کی کوشش کے دوران یوپی پولیس نے غازی پور بارڈر پر روک دیا۔ پولیس اور راہل کے درمیان طویل بحث ہوئی، مگر پولیس نے انہیں آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ راہل گاندھی نے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''ہم سنبھل جا کر حالات کا جائزہ لینا چاہتے ہیں، مگر پولیس ہمیں روک رہی ہے۔ یہ میرا آئینی حق ہے کہ میں عوام کے درمیان جا سکوں، مگر مجھے روکا جا رہا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''میں اکیلا جانے کو تیار تھا اور پولیس کی رہنمائی میں بھی جانے پر راضی تھا، مگر پولیس نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ چند دنوں بعد ہمیں جانے دیں گے، جو میرے آئینی حقوق کے خلاف ہے۔'' راہل گاندھی نے آئین ہاتھ میں اٹھا کر کہا، ''یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ ہم متاثرین سے ملاقات اور زمینی صورتحال دیکھنا چاہتے ہیں، مگر ہمیں روکا جا رہا ہے۔ یہ نیا ہندوستان ہے جہاں آئین کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، لیکن ہم لڑائی جاری رکھیں گے۔'' کانگریس کی رہنما پرینکا گاندھی واڈرا نے بھی پولیس کے رویے پر ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا، ''راہل گاندھی کا سنبھل جانا ان کا آئینی حق ہے اور انہیں متاثرین کے ساتھ ملاقات کی اجازت دی جانی چاہیے۔'' راہل گاندھی بدھ کی صبح پارٹی رہنماؤں کے ہمراہ سنبھل جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے، مگر غازی پور بارڈر پر پولیس نے انہیں روک دیا۔ اس وقت سنبھل میں دفعہ 163 نافذ ہے، جس کے تحت وہاں جانے پر پابندی ہے۔ دریں اثنا، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے سنبھل تشدد پر سخت غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''انتظامیہ نے بی جے پی کے اشارے پر اس واقعہ کو انجام دیا ہے۔ کسی بھی پارٹی کے رہنما کو وہاں جانے نہیں دیا جا رہا ہے۔ وہ کیا چھپانا چاہتے ہیں؟ انتظامیہ کی زبان دیکھیے۔ کیا جمہوریت میں افسروں کو اس طرح کے سلوک اور زبان کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ پتہ نہیں وہ 10 تاریخ تک کیا کیا چھپائیں گے اور کیا دباؤ بنائیں گے۔'' وہیں سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے سنبھل کے واقعہ پر کہا کہ کہیں نہ کہیں انتظامیہ معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس لیے اب تک حالات معمول پر نہیں آ پائے ہیں۔ انہیں پتہ ہے کہ اگر کوئی نمائندہ وفد جا کر لوگوں سے ملے گا تو حقیقت سامنے آ جائے گی۔ وہ چاہتے ہیں کہ جتنی تاخیر ہوگی، بی جے پی کے لیے اتنا ہی اچھا ہوگا۔

دیویندر فڈنویس کو اسمبلی میں پارٹی قائد منتخب کیئے جانے پر انہیں مبارک باد دیتے ہوئے پنکجہ گوپی ناتھ منڈے۔۔۔ توقع ہیکہ وہ ان کے وزارت میں شامل رہیگی۔

بیڑ کا گٹکا مافیا آبا مڑے عثمان آباد میں گرفتار

اورنگ آباد ہرسول جیل کو روانگی

بیڑ، 4 دسمبر (نمائندہ): مہاراشٹر عرف ابا مڑے، جو کہ گٹکھا مافیا کے طور پر پہچانا جاتا ہے، کو بدھ کی رات دیر گئے عثمان آباد میں مقامی کرائم برانچ نے گرفتار کر لیا۔ ابا موڑے پر ایم پی ڈی اے ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا اور اسے ہرسول جیل بھیج دیا گیا۔ یہ معلومات مقامی کرائم برانچ کے انسپکٹر عثمان شیخ نے فراہم کیں۔ بیڑ ضلع میں ابا مڑے کے خلاف گٹکھا اسمگلنگ، غیر قانونی فروخت اور دیگر سنگین جرائم کے الزامات درج تھے۔ چند دن پہلے، اسے امباجوگائی بس اسٹیشن پر اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر بابا راج داراڈے نے گرفتار کیا تھا۔ الزامات کی شدت کے پیش نظر، ایم پی ڈی اے ایکٹ کے نفاذ کی تجویز ضلع کلکٹر کو بھیجی گئی تھی۔ منظوری ملنے کے بعد، مقامی کرائم برانچ نے ملزم کو دھاراشیو میں گرفتار کیا اور مزید کارروائی کی۔ مقامی کرائم برانچ کے انسپکٹر عثمان شیخ کے مطابق، قانونی تقاضے مکمل کرنے کے بعد ملزم کو ایم پی ڈی اے ایکٹ کے تحت ہرسول جیل منتقل کر دیا گیا۔

شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش کے حوالے کرنا ہی پڑے گا

محمد یونس، ہندوؤں پر مظالم کو پروپیگنڈہ بتایا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے اہم مشیر نوبل انعام یافتہ محمد یونس نے شیخ حسینہ کی حکومت پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ حسینہ کی حکومت نے ملک کے آئینی اور عدالتی ڈھانچے کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ یونس نے یہ بیان جاپانی اخبار نکی ایشیا کو دیے گئے ایک انٹرویو میں دیا۔ 84 سالہ یونس نے کہا کہ ملک میں عام انتخابات اسی وقت ہوں گے جب آئینی اور عدالتی اصلاحات مکمل ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معیشت، گورننس، بیوروکریسی اور عدلیہ میں جامع اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عدالت کا فیصلہ آنے کے بعد بھارت کو شیخ حسینہ کے حوالے کرنا پڑے گا۔ شیخ حسینہ پر سنگین الزامات لگاتے ہوئے یونس نے کہا کہ انٹرنیشنل کریمنل ٹریبونل (آئی سی ٹی) میں ان کے خلاف مقدمے کا فیصلہ آنے کے بعد بھارت سے ان کی حوالگی کا باقاعدہ مطالبہ کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ فیصلہ آنے اور سزا کا فیصلہ ہونے کے بعد ہم ان کے حوالے کرنے کے لیے بھارت سے باضابطہ

بی جے پی کے ممکنہ وزراء کی فہرست

1. رویندر چوان (ڈومبیولی)
2. نتیش رانے (کوڈال کوکن)
3. گنیش نائک (ایرولی)
4. منگل پربھات لودھا (ملبارہل)
5. آشیش شیلار (باندرہ ویسٹ)
6. راہول نارویکر (قلابہ)
7. اتل بھاتکلکر (کاندیولی)
8. شیویندر سنگھ راجے بھوسلے (ستارہ)
9. گوپی چند پڈالکر (جاٹ)
10. مادھوری مشال (پاروتی، پونہ)
11. رادھا کرشنا ویکھے پاٹل (شرڈی)
12. چندر شیکھر باونکولے (کامٹی)
13. سنجے کوٹے (جالگاؤں جمود)
14. گریش مہاجن (جامنیر)
15. جئے کمار راول (سندھ کھیڑا)
16. پنکجہ منڈے — ایم ایل سی (بیڑ)
17. اتل سیو (اورنگ آباد ایسٹ)

بیڑ کے نوجوانوں میں نامساعد حالات کو سازگار بنانے کی صلاحیت: آدتیہ جیونے

دوروزہ ضلعی یوتھ فیسٹیول کا شاندار افتتاح

بیڑ، 4 تاریخ (پریس ریلیز): بیڑ کے نوجوانوں میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں اور وہ نامساعد حالات کو اپنے حق میں تبدیل کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ یہ صلاحیت اور ان کے فنونِ لطیفہ کے ہنر نہ صرف ان کی ذاتی زندگی میں فائدہ مند ہیں بلکہ یوتھ فیسٹیول جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے ایک روشن قوم کی تعمیر میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ بات ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر آدتیہ جیونے نے دوروزہ ضلعی یوتھ فیسٹیول کے افتتاح کے موقع پر کہی۔ یہ تقریب ضلع اسپورٹس کمپلیکس میں ضلع اسپورٹس آفیسر کے دفتر، ضلع اسپورٹس کونسل، ضلع پریشد کے تعلیمی شعبہ، نہرو یوتھ مرکز اور نیشنل سروس اسکیم کے زیرِ اہتمام منعقد کی گئی تھی۔ اس موقع پر مسٹر جیونے نے اس بات پر زور دیا کہ ایسی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی پرورش ضروری ہے، اور اس طرح کے فیسٹیول نوجوانوں کو قومی یکجہتی کو فروغ دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ تقریب میں صدراتی ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر ستیش سالنکھے، شیواجی چھترپتی ایوارڈ یافتہ جے پی شیلوکے، ضلع اسپورٹس آفیسر اروند ودیاگر، ضلع یوتھ آفیسر ارونا کوچورے، قائم مقام ضلع اطلاعاتی آفیسر ڈاکٹر شیام ترکے، ریاستی تائیکوانڈو ایسوسی ایشن کے صدر اویناش بارگجے، ریاستی یوتھ ایوارڈ یافتہ تنوشیل کامبلے، سینئر اسپورٹس منتظم دنکر تھورات، اور سانے گروجی جونیئر کالج کی ڈاکٹر کویتا کراد سمیت معزز شخصیات موجود تھیں۔ اس موقع پر مسٹر جیونے نے ججز سے درخواست کی کہ وہ شرکاء کی صلاحیتوں کا منصفانہ جائزہ لیں اور نوجوانوں میں قومی یکجہتی کی تحریک پیدا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوتھ فیسٹیول قومی یکجہتی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مسٹر شیلوکے اور ڈاکٹر سالنکھے نے ضلع میں کھیلوں کی تاریخ اور ترقی پر روشنی ڈالی اور یوتھ فیسٹیول کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ پروگرام کا آغاز مسٹر ودیاگر کے تعارفی کلمات سے ہوا، جنہوں نے حکومت کے یوتھ فیسٹیول کے مقاصد اور دو دنوں میں منعقد ہونے والے مقابلوں کی تفصیلات پیش کیں۔ افتتاحی تقریب میں نٹراج مورتی کی پوجا اور معززین کے ہاتھوں چراغاں شامل تھا۔ پروگرام کا اختتام ساکشی کراد اور کاویا ڈونگرے کی دلکش رقص پرفارمنس سے ہوا۔ شکریہ کی تحریک مسز کوچورے نے پیش کی۔ مقابلے کے ججز میں ارون دیتکار، دیپک جمداڈے، ولاس سوناونے، رام گواہنے، ڈاکٹر کیشو بھاگوت، سنتوش مسکے، پروفیسر شری کانت پوری، رادھا کرشن واگھ، سومت گائکواڑ، لکشمی کانت دوڈکے، ڈاکٹر سنجے کامبلے، روہنی دھارموڑے، پونم ووہری، سندیپ پردیشی، اور راجندر انگلے شامل تھے، جنہیں منتظمین کی جانب سے گلدستے اور یادگاری نشانات پیش کر کے اعزاز دیا گیا۔ فیسٹیول کی کامیابی کے لیے تعلقہ اسپورٹس آفیسر پنڈت چوہان، اسپورٹس آفیسر انکیت کالے، کالیداس ہوسورکر، ریوناتھ شیلار، ستیش راٹھوڑ، اوینا شا پاٹل، دفتر سپرنٹنڈنٹ دھنش کرانڈے، ترگونا واگھموڈے، اسپورٹس کوآرڈینیٹر جیتندر آراک، سچن جادھو، کشور کالے، منگیش وڈمارے، اور راجیش باگلا نے سمیت دیگر نے اہم کردار ادا کیا۔

مہاراشٹر اور ہریانہ میں بی جے پی کو سازش کے ذریعے ملی فتح! کیجریوال کا دعویٰ

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخابات 2025 قریب ہیں اور اس سے پہلے سیاسی گرمیوں میں تیزی آ چکی ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کیجریوال نے بی جے پی پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ عوام کے ووٹ کاٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کیجریوال نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی نے ہزاروں ووٹروں کے ووٹ کاٹنے کے لیے درخواستیں دائر کی ہیں اور جلد اس پر ایک بڑا انکشاف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کیجریوال نے مزید کہا کہ آیا مہاراشٹر اور ہریانہ میں بی جے پی نے بھی اسی طرح کی سازش کے ذریعے انتخابات جیتے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی کو متنبہ کیا کہ دہلی میں ان کا منصوبہ کامیاب نہیں ہوگا۔ ان کے مطابق بی جے پی نے انتخابات میں دھاندلی کی کوشش کی ہے تاکہ عوام کے ووٹ کاٹ کر اپنی کامیابی کو یقینی بنایا جا سکے۔ مہاراشٹر اور ہریانہ میں حالیہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی غیر متوقع کامیابی نے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچا دی ہے۔ جہاں ہریانہ میں کانگریس کے حق میں ماحول کے باوجود بی جے پی نے اپنی کامیابی حاصل کی، وہیں مہاراشٹر میں بھی بی جے پی نے مہاوکاس اگھاڑی کے مضبوط اتحاد کو شکست دی۔ یاد رہے کہ 2020 میں دہلی اسمبلی انتخابات میں کیجریوال کی پارٹی نے 70 میں سے 63 سیٹیں جیت کر شاندار کامیابی حاصل کی تھی، جب کہ بی جے پی کو صرف 7 سیٹوں پر کامیابی ملی تھی۔ اس کے بعد کیجریوال پر شراب گھوٹالے کا الزام لگا تھا اور انہوں نے جیل سے رہائی کے بعد وزیر اعلیٰ کی کرسی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

پسماندہ طبقے کے نوجوانوں کو صنعت کی دنیا بنانا چاہیے: گھنشیام

گوئل ایم، ایس، ایم، ای بھیم صنعت ابھیان کی طرف سے ورکشاپ جالنہ

(محمد اظہر فاضل) کرن کھانا پورے کالیکا اسٹیل کے ڈائریکٹر صنعت کار گھنشیام گوئل نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سرکاری اسکیمات کا فائدہ اٹھا کر اپنی الگ صنعت دنیا بنائیں۔ ہوٹل ساگران میں بھیم صنعت ابھیان کے زیر اہتمام صنعتی بیداری ورکشاپ کے افتتاح کے موقع پر اپنی مخاطبت میں کہی۔ MSME اورنگ آباد جوائنٹ ڈائریکٹر نریندر ایسٹولکر نے اس ورکشاپ کی صدارت کی۔ اس موقع پر کاروباری شخصیت سنیل رانٹھا، راہل مشرا، این بارانوال، جگدیش جگتاپ آف ڈسٹرکٹ انڈسٹری سینٹر، مہابنک آرسی ای ٹی کے ڈائریکٹر منگیش ڈامرے، بھیم صنعت ابھیان کے بانی سنجے بھالےراؤ، جنرل سکریٹری راجیش راوت، فلم اداکارہ ویشالی ڈابھاڑے نمایاں طور پر موجود تھے۔ گھنشیام گوئل نے مزید کہا، ''نوکری تلاش کرنے والے کے بجائے نوکری دینے والے بنیں، گوئل نے مشورہ دیا کہ صنعت کے لئے گئے قرض کی ادائیگی کر کے بین الاقوامی سطح پر اپنی کاروباری شخصیت کا تاثر بنائیں۔ صدارتی اختتام میں، نریندر ایسٹولکر نے وزیر اعظم وشوکرما یوجنا کلسٹر ڈیولپمنٹ کے بارے میں معلومات دی اور کہا کہ صنعت میں ثابت قدمی، مستقل مزاجی اور محنت کے لیے تیاری کریں۔ راہول مشرا نے مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی سطح پر مینوفیکچرنگ سروس سیکٹر، بڑے اداروں کو درکار خام مال، کاسمیٹکس، مصنوعات کی پیکیجنگ، برانڈنگ، ای-مارکیٹ، سرکاری خریداری، اسٹینڈ اپ اور اسٹارٹ اپ کے بارے میں معلومات دی۔ بی۔ این بارنوال نے قرض کی سہولت، قومی اور بین الاقوامی نمائشوں کے لیے سبسڈی، درج فہرست ذاتوں کے نئے کاروباری افراد کے لیے سہولیات کے بارے میں گہرائی سے معلومات دیں۔ جگدیش جگتاپ، منگیش ڈمرے، اداکارہ ویشالی ڈابھڑے نے رہنمائی کی۔ سنجے بھالراؤ نے کہا کہ بھیم صنعت ابھیان کا مقصد نوجوانوں کو صنعت کے بارے میں ترغیب دینا اور کاروباری بنانا ہے۔ نظامت آشیش رسالٹے نے کی اور شکریہ شراون گائیکواڑ نے کیا۔ اس ورکشاپ میں سو سے زائد دلت نوجوانوں نے اپنی شرکت کو درج کیا۔

سماجی خدمتگار جاوید پاشا قریشی، صحافی سلیم الوارے اور دانش قریشی نے ادیتی تٹکرے سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

کلاس روم میں طلبہ کے حملہ میں ٹیچر محمد اعجاز کی موت رائچوٹی

ضلع پریشد اردو میڈیم ہائی اسکول میں پیش آیا واقعہ

آندھرا پردیش کے انامیا ضلع میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جہاں اردو میڈیم ہائی اسکول کے نویں جماعت کے تین طلبہ نے کلاس روم میں ٹیچر پر حملہ کرتے ہوئے ہلاک کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق رائچوٹی ضلع پریشد اردو ہائی اسکول کے استاد 42 سالہ محمد اعجاز معمول کے مطابق چہارشنبہ کے روز نویں جماعت کی کلاس لینے گئے۔ کلاس میں طلبہ کے شرارت کرنے پر محمد اعجاز نے انہیں ڈانٹا۔ اس پر طلبہ غصے میں آ گئے اور استاد پر حملہ کر دیا۔ حملے کے دوران طلبہ نے استاد کو سینے پر مارا جس کے نتیجے میں وہ کلاس روم میں ہی بے ہوش ہو کر گر گئے۔ دیگر اساتذہ نے فوراً انہیں ہاسپٹل منتقل کیا، لیکن علاج کے دوران اعجاز کی موت ہو گئی۔ بتایا گیا ہے کہ محمد اعجاز فزکس کے ٹیچر تھے۔ پولیس نے واقعہ کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اسی دوران متوفی کی بیوی رحیم النساء نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی کہ تین طلبہ کے حملہ میں ان کے شوہر کی موت ہوئی۔

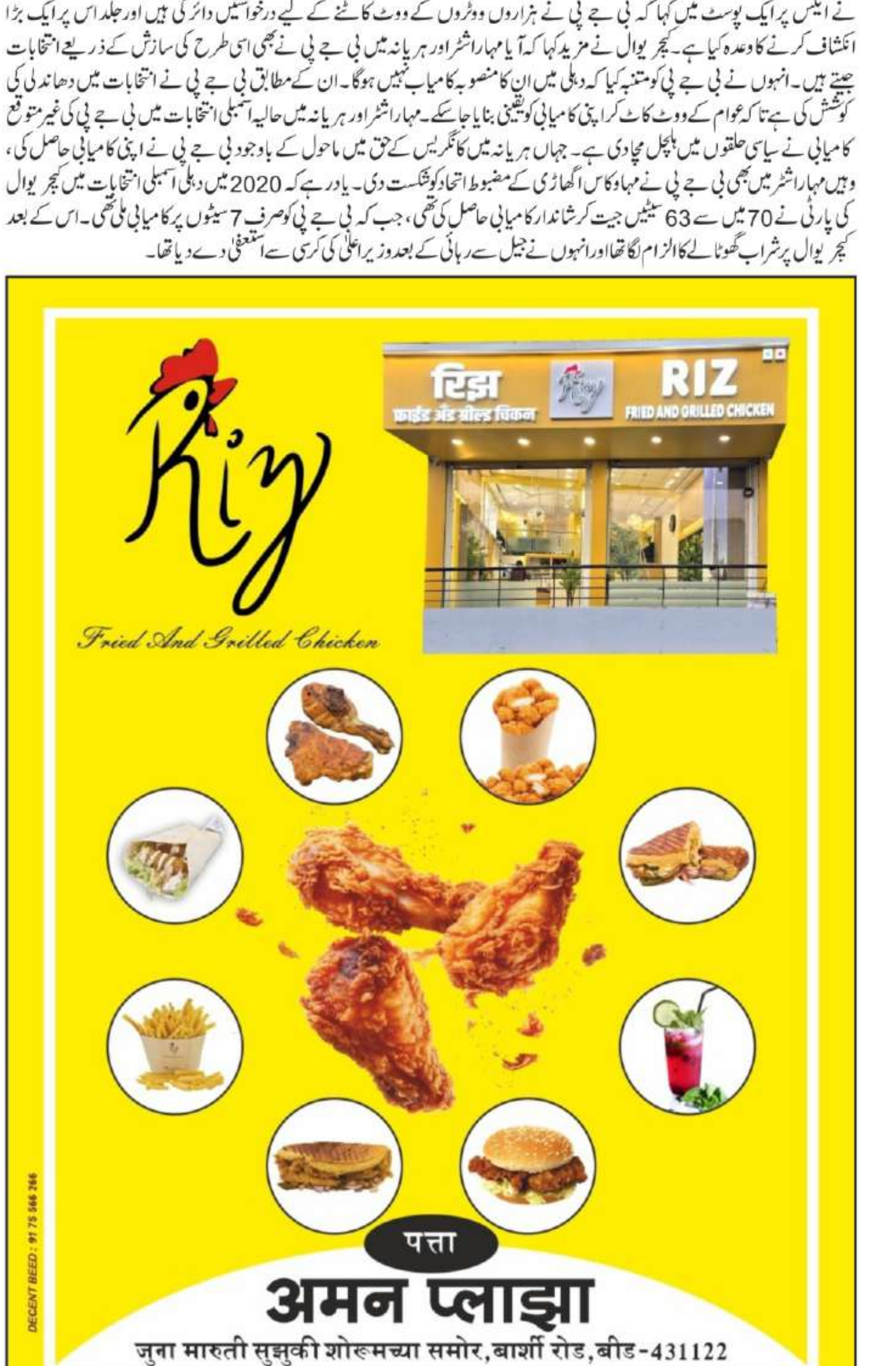

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

سیرت نگاری ایک ادبی اور تاریخی فن ہے، جس میں کسی شخصیت یا کسی شخص کی زندگی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس فن میں اسی شخصیت یا شخص کے مخصوص واقعات، احوال اور خدمات پیش کئے جاتے ہیں، جن کی شخصیت اہم ہوتی ہے، تاکہ ان کی زندگی ایک مثالی بن کر سامنے آئے، یہی وجہ ہے کہ سیرت نگاری عموماً عظیم شخصیت یا فنکار کی کی جاتی ہے جو تاریخی، فکری یا سماجی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو دین اسلام کے لئے مبلغ اور انسانوں کے لئے کامل اور حسین ترین نمونہ بنا کر مبعوث کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اسوۂ حسنہ ہے، جو اخلاق وصفات، مزج وکردار، عادات ومعاملات، غرض ہر چیز میں عملی نمونہ ہے۔ آپ کی شب وروز کی زندگی اور آپ کے اعمال واخلاق کے تذکرہ کے بغیر آپ کی سیرت نامکمل رہے گی۔ بہار ملک کا ایک اہم صوبہ ہے، یہاں بڑے بڑے علماء اور دانشوران، صوفیاء اور مشائخ پیدا ہوئے۔ انہوں نے بھی سیرت پر کتابیں تصنیف کیں، ان میں سے سیرت کے موضوع پر بہار کے چند مشاہیر علماء کی تحریر کردہ کتابوں کا علمی تجزیہ پیش ہے۔

(۱) مولانا سید سلیمان ندوی: مولانا سید سلیمان ندوی برصغیر کے نامور سیرت نگار، عالم، مورخ اور مصنف تھے۔ ان کی پیدائش قدیم ضلع پٹنہ اور موجودہ ضلع نالندہ کے ایک مشہور قصبہ دیسنہ میں ۲۲ر نومبر ۱۸۸۴ء کو ہوئی۔

مولانا کی بہت سی تصانیف ہیں، ان میں سے عرب وہند کے تعلقات، عرب کی جہاز رانی، حیات شبلی، رحمت عالم، نقوش سلیمانی، حیات امام مالک، اہل السنہ والجماعۃ، یاد رفتگاں، سیر افغانستان، مقالات سلیمان، عمر خیام، دروس الادب، خطبات مدراس، ارض القرآن، ہندوؤں کی علمی وتعلیمی ترقی میں مسلمان حکمرانوں کی کوشش، بہائیت اور اسلام، سیرت عائشہ، خواتین اسلام کی بہادری، ہجرت پاکستان مشہور ومعروف ہیں۔ مولانا کی وفات ۲۲ر نومبر ۱۹۵۳ء کو کراچی میں ہوئی۔

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی کی سیرت کے موضوع پر تین کتابیں ہیں، رحمت عالم، خطبات مدراس اور سیرت النبیؐ، یہ تینوں کتابیں نہایت ہی اہم اور مقبول ہیں، البتہ سیرت النبیؐ ایک عظیم شاہکار ہے۔

سیرت النبی: یہ کتاب اردو کی سب سے زیادہ مایہ ناز کتاب ہے، جو علامہ سید شبلی نعمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی کی مشترکہ کاوش ہے۔ یہ سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، یہ کتاب سیرت کے موضوع پر عظیم شاہکار ہے، یہ اردو زبان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں لکھی جانے والی سیرت کے موضوع پر بہترین کتاب شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب کی تالیف علامہ شبلی نعمانی نے شروع کی، انہوں نے پہلی دو جلدیں لکھیں کہ ان کا انتقال ہوگیا، باقی پانچ جلدوں کی تکمیل ان کے شاگرد سید سلیمان ندوی نے کی۔ سیرت النبی کا پہلا ایڈیشن ۱۳۳۶ھ ر ۱۹۱۷ شائع ہوا اور آخری چھٹی جلد ۱۹۳۸ء میں مکمل ہوئی۔ گویا مکمل سیرت النبی کی تالیف میں تقریباً ایک چوتھائی صدی صرف ہوئی۔

سیرت النبی کی مختلف جلدوں کی مشمولات کی فہرست حسب ذیل ہے۔

پہلی جلد: ولادت تا ختم سلسلہ غزوات
دوسری جلد: عام الوفود یا وفات
تیسری جلد: دلائل ومعجزات
چوتھی جلد: منصب نبوت
پانچویں جلد: عبادات
چھٹی جلد: اخلاقی تعلیمات

ساتویں جلد پر کام جاری تھا کہ مصنف کا انتقال ہوگیا، اس کو جمع ومرتب کر کے سید صباح الدین عبدالرحمٰن ناظم دارالمصنفین نے شائع کی۔ یہ ساتویں جلد معاملات وسیاسیات ہے، یہ کتاب سال ۱۹۸۰ء میں طبع ہوئی، اس طرح یہ کتاب سیرت کے موضوع پر انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس کتاب کی بعض علاقائی زبانوں میں تراجم بھی ہوئے ہیں۔

پشتو تراجم آخری پیغمبر، سیرت النبی (پشتو)

سندھی تراجم: سیرت النبی کا سندھی زبان میں ترجمہ مولوی فضل احمد غزنوی نے کیا۔ سیرت النبیؐ جلد ہفتم کے پیش لفظ میں مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ "سیرت النبیؐ" کے سلسلے میں تحریر کرتے ہیں: "سیرت النبیؐ اب بین الاقوامی اسلامی کتب خانہ کی ایسے متاع گراں مایہ علمی شاہکار ہے، جس کو کسی تعارف اور کسی مدح وتوصیف کی اب ضرورت نہیں، بلکہ اس کی انفرادیت کا اعتراف اور اس سے اپنے تاثر وعقیدت کا اظہار اپنی خوش مذاقی ودیدہ دری کے ثبوت فراہم کرنے کے مترادف ہے۔

مادح خورشد مداح خود است

(۲) مولانا مناظر احسن گیلانی: بہار کے سیرت نگاروں میں

دوسرا نام مولانا مناظر احسن گیلانی کا ہے۔ مولانا گیلانی کی ولادت ۹ر ربیع الاول ۱۳۱۰ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۸۹۲ء کو اپنی نانیہال استھاواں ضلع پٹنہ موجودہ ضلع نالندہ میں ہوئی۔

مولانا گیلانی کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں۔ النبی الخاتم، ظہور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوذر غفاری، حضرت اویس قرنی، امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی، تذکرہ شاہ ولی اللہ، سوانح قاسمی تین جلدوں میں، سیرت بانی دارالعلوم، ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت دو جلد، ایک ہندستانی صحابی، اسلامی معاشیات، تدوین حدیث، تدوین قرآن، تدوین فقہ، مقالات احسانی، تذکرہ سورۃ الکہف، مسلمانوں کی فرقہ بندیوں کا افسانہ، ہزار سال پہلے، احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن، دجالی فتنے کے نمایاں خدوخال، ہند اسلامی میں اسلام اور مسلمان، دنیا کے دو بھائی اور دین کے دو بھائی، آغوش موج کا ایک دُرِ تابندہ، عرض احسن، اسلام اور تہذیب کی بعض مشترکہ تعلیمات، سلوک وارادات، کائنات روحانی، مذکورہ کتابوں میں النبی الخاتم ایک شاہکار تصنیف ہے، جو سیرت کے موضوع پر ہے۔

النبی الخاتم: "النبی الخاتم" سیرت کے موضوع پر اپنے انداز کی ایک منفرد، نادر اور مشہور کتاب ہے۔ مولانا گیلانی نے اس کتاب میں سیرت کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ ان سے قاری کا ذہن خود عظیم الشان نتائج نکالتا چلا جاتا ہے، اس طرح یہ مختصر سی کتاب علوم ومعارف کا خزانہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کتاب کے پڑھتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے دل کی دنیا میں بیٹھ کر عشق کی کیفیت کے ساتھ ایک نرالے انداز میں تحریر کر رہا ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ مصنف واقعی قلم کے بادشاہ تھے۔

"النبی الخاتم" پر اکابر علماء کے تاثرات پیش ہیں:

علامہ سید سلیمان ندوی تحریر کرتے ہیں:

"النبی الخاتم" ایک گلدستۂ عقیدت ہے، جسے مولانا مناظر احسن کے عقیدت مند قلم نے سجایا ہے، اس میں مولانا نے اپنے خاص والہانہ رنگ میں سیرت پاک کے واقعات کو ایک خاص انداز وترتیب کے ساتھ پیش کر کے نہایت لطیف نتائج پیدا کئے ہیں، اس حیثیت سے یہ اپنے طرز میں منفرد ہے کہ تاریخی واقعات کو وارفتگی بیان کے ساتھ اس طرح نبھایا ہے کہ ناقد مورخین اور ارباب وجد وحال دونوں اپنے اپنے ذوق کے مطابق لطف اٹھا سکتے ہیں، زبان صاف وسادہ، لیکن صنائع لفظی سے مالامال ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی تحریر کرتے ہیں: مولانا گیلانی کی تصانیف میں سے غالباً سب سے پہلے "النبی الخاتم" پڑھی، کتاب عجیب البیلے انداز میں لکھی گئی ہے، صحف سماوی کا انداز بیان، خطیبوں کا جوش وبرجستگی، عشاق کی مستگی اور وارفتگی، عقل وجذب کی لطیف آمیزش حسب معمول اور مشہور واقعات سے لطیف نکتے اور عظیم نتیجے نکالتے جاتے ہیں اور وہ اس سرعت وکثرت کے ساتھ کہ پڑھنے والا مصنف سے شکایت کرنے لگتا ہے کہ داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار

(۳) مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری:

بہار کے سیرت نگاروں میں تیسرے مصنف مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری ہیں۔ مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری ۱۸۵۶ء کے قریب داناپور محلہ شاہ ٹولی میں پیدا ہوئے۔ ان کا آبائی مکان داناپور بھسولا ضلع پٹنہ میں تھا، بلکہ اب تک ہے۔

مولانا عبدالرؤف کی مہتم بالشان تصنیف "اصح السیر" ہے۔ یہ دو جلدوں میں ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی اور دیگر علماء نے اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔

اصح السیر: مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری نے سیرت کے موضوع پر ایک اہم کتاب تصنیف کی ہے، جس کا نام "اصح السیر فی ہدیہ خیر البشر" ہے۔ یہ کتاب ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کے سلسلے میں مصنف تحریر کرتے ہیں: "خدا کا کس طرح شکریہ ادا کروں اور اس کے انعام کا کن لفظوں میں ذکر کروں کہ آج سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک حصہ پیش کرنے کا لائق ہوا، یہ میری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ اور میری محنت کا سب سے بڑا اندوختہ ہے اور خداوند عالم قبول فرمائے تو میری نجات کا سب سے بڑا ذریعہ ہے،

بلندؔ اقبال کی شاعری میں حسیاتی پہلو: ایک جائزہ

تحریر: رشیدہ منصوری، ہوڑہ

کسی بھی اچھے اور سچے شاعر پر لکھنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے جتنا کہ اچھی شاعری کرنا۔ اس لیے کہ صحیح لکھ دیا جائے تو ہم عصر خفا ہو جائیں اور جھوٹ لکھا جائے تو اپنا ہی ضمیر کوسنے لگے! ایسی صورت میں لکھنے والا بجائے اُس کی شاعری پر لکھنے کے جدید، قدیم اور مابعد جدیدیت کی بحث میں الجھ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے اظہارِ خیال مکمل کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے شعروں میں ہزاروں سامعین وقارئین کے دلوں کی دھڑکنیں صاف سنائی دیتی ہیں۔ اور ہر شخص گویا محسوس کرتا ہے کہ یہی تو میں سوچتا تھا، کہنا چاہتا تھا۔ ایسے اچھے اور سچے شاعروں میں ایک نام بلندؔ اقبال ہے جنھوں نے 1966ء میں کانکی نارہ، مغربی بنگال میں آنکھیں کھولیں۔

بلندؔ اقبال کی شاعری میں انسانی اقدار واخلاقیات پر بُرے اثرات کے پڑنے والے منفی اثرات کے خلاف سخت تخلیقی ردعمل کا اظہار ملتا ہے۔ یہ مکمل طور پر انسانی احساس واظہار کی شاعری ہے۔ ان کی شاعری میں ان ہی چیزوں کے منفی اثرات اور نتائج سے آگہی کے آثار نمایاں ہیں۔ جہاں ایک طرف نئی نسل کی بات ہے تو یہ ایک بہت بڑا معمہ ہے۔ کیونکہ اب سوشل میڈیا کا دور ہے۔ بچے والدین کی عزت کرنے کے بجائے موبائل چلانا زیادہ ضروری سمجھتے ہیں۔ دادا دادی کی کہانیاں سننے کا اب وقت نہیں ہے ان کے پاس۔ ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر رات گزارنا اچھا لگتا ہے۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے نہ صرف ذرائع کا استحصال ہوتا ہے بلکہ زرعی معیشت کا عدم استحکام، کثافت اور علاقائی توازن کا خاتمہ جیسے گمبھیر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

ٹی وی پر ہے رات گزرتی بچوں کی
کوئی کہانی سنتا کہاں اب دادی س
تم نمازوں کی بات کرتے ہو
لوگ سنتے نہیں اذان تلک

اس کے علاوہ سماجی اقدار اور ماحولیات کو بھی اس سے سخت خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے سماجی اور اقتصادی تضادات کی شکلیں بھی رونما ہوتی ہیں۔ چونکہ شہر ایک ٹیکنیکی نظام کا پابند ہوتا ہے۔ اس کالے آؤٹ پلان بھی اس کی ایک علیحدہ شناخت کا مظہر ہوتا ہے۔ رہائشی زون کی تقسیم سے بھی شہری ذہنیت کی تفہیم ہو سکتی ہے۔ ان کی اپنی زبان اور اپنا کلچر ہوتا ہے، جہاں انسانی رشتے اور اقدار کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ بلاک، وارڈ اور کالونی میں تقسیم شدہ یہ شہر ایک نئے کلچر کا اشاریہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے آبادیوں کے آپسی رشتے بھی مجروح ہوتے ہیں اور اب تو لفظ 'شہر' اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے بھی تنہائی، اجنبیت سے عبارت ہو کر رہ گیا ہے جس میں انسانی رشتوں کی حرارت یا حدت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور اس کے علاوہ بورژوائیت کو فروغ دینے میں شہروں کا بھی بڑا کردار رہا ہے۔

نیک ورک سٹی، پوسٹ ماڈرن سٹی کی موجودگی نے لوگوں کے ذہنی، اخلاقی رویے میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ ان کی ترجیحات بھی بدل دی ہیں۔ آج دنیا کے غریب ممالک میں طبقاتی تنازعہ مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان نہیں اور نہ ہی ملکی اور غیر ملکی مفادات کے درمیان ہے بلکہ اصل تنازعہ شہری اور دیہی طبقات کے درمیان ہے اور یہ خلیج مسلسل بڑھتی ہی جارہی ہے۔ بلندؔ اقبال نے شہر اور دیہات کے تضادات کی تصویریں اپنی شاعری میں کھینچی ہیں اور اپنی تہذیبی جڑوں کی جستجو کے چراغ کو روشن رکھا ہے۔ ان کی شاعری میں شہر کی سفاکیت کا استعارہ اور گاؤں کی معصومیت کی علامت موجود ہیں۔ انٹرنیٹ اور گلوبلائزیشن نے سماجی، اخلاقی صورت حال کو اور بھی خطرناک بنا دیا ہے۔ ٹیکنالوجی کے جو منفی اثرات سامنے آئے ہیں۔

جیسا مرا خیال تھا ویسا نہیں ہے کچھ
دنیا کو میں نے ٹھیک سے سمجھا نہیں ہے کچھ
ٹوٹا ہزار بار مسائل کے سنگ سے
لیکن انا کے بارے کہتا نہیں ہے کچھ
بیٹھا لبِ فرات پہ میں سوچتا رہا
یہ کاروبارِ عشق تماشا نہیں ہے کچھ
تدبیر ہو ہزار کریں لاکھ دوڑ بھاگ
مرضی نہ ہو خدا کی تو ہوتا نہیں ہے کچھ
کرنا پڑیگا ترکِ تعلق کا التماس
اسکے سوا اب اور تو رستہ نہیں ہے کچھ
دولت سے مرتبے کی ہے پہچان آج کل
کل تک سنا تھا یار کہ پیسہ نہیں ہے کچھ
ہر چند کچھ نہیں تھا مگر تیرا ساتھ تھا
ہر شئے ہے آج پاس تو تجھ سا نہیں ہے کچھ
رزاق کے کرم پہ بھروسہ ہے اس قدر
اپنے لئے فقیر نے رکھا نہیں ہے کچھ
دل کا سکون ڈھونڈنے نکلے تو ہو بلندؔ
لیکن کہیں ملے گا بھروسہ نہیں ہے کچھ

انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ انسانی مستقبل کو تابناک بنانے کا کام کیا ہے کہ دراصل اس ترقی یافتہ ٹکنالوجی کے دور میں ثقافتی بحران کا حل شاعری ہی تلاش کر سکتی ہے۔ فطرت، ٹکنالوجی اور انسانی رشتوں کے مابین مفاہمت تخلیق کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ انہوں نے اپنے تخیل کی قوت کو ضائع ہونے سے بچالیا ہے۔ انہیں احساس ہے کہ ماحولیاتی بحران کی وجہ سے تخیل کا بحران جنم لیتا ہے۔ اسی لیے انہوں نے انسانی تخیل اور ماحولیاتی حقیقت کے درمیان اس رشتے کی دریافت کی ہے جس کا عدم توازن کائنات کو نئی سطحوں پر بحران میں مبتلا کر سکتا ہے۔ طبعی ماحول کا انفرادی اور اجتماعی ادراک پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور انھوں نے اپنی شاعری میں اس طبعی ماحول کی بہت ہی فنکارانہ انداز میں عکاسی کی ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری کے لیے ایک نئی بشارت دی ہے اور یہی انسانی جذبہ اور احساس ان کی شاعری کو زندہ رہنے کی ضمانت عطا کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں سب سے بڑی لہر جو ہے وہ ہے انسانیت کی لہر۔ وہی سورج، وہی روشنی، وہی خوشبو، وہی پھول ہے جو انسانی وجود سے وابستہ ہیں۔ انسانی رشتے کی فطری خوشبو نے ہی ان کی شاعری کو تازگی، تحرک، توانائی اور تمکنت عطا کی ہے۔ ان کے ہی شعر پر بات تمام کرتی ہوں کہ

بہت قریب سے تکتا ہوں دوریاں اپنی
کسی کے صحن میں کھلتی ہیں کھڑکیاں اپنی

غزل

تمھی ہو دعائیں وظیفہ بھی تم ہو عبادت کا میری
نتیجہ بھی تم ہو تمھی ہو ہماری محبت کا محور ہماری وفا
کا صحیفہ بھی تم ہو تمھی ہو فقط ایک نیکی ہماری کبیرہ
بھی تم ہو صغیرہ بھی تم ہو تمھی شاہزادے مری
سلطنت کے ہو جاگیر میری ذخیرہ بھی تم ہو تمھی
تبصرہ ہو مری شاعری کا رباعی تمھی ہو قصیدہ
بھی تم ہو تمھیں خار میں گل ہو صحرا میں پانی سمندر
میں سُندر جزیرہ بھی تم ہو تمھی ابتدا، انتہا سب
تمھیں سے مری زندگی کا سلیقہ بھی تم ہو تمھیں
پیار کی حد بتاؤں میں کیسے
مری تم عبادت، عقیدہ بھی تم ہو

شاعرہ نصرت عتیق گورکھپوری

غزل

تیرے پہ کیوں بوال ہوتا ہے،؟
تیرے مجرے کو دیکھ کیوں خیال ہوتا ہے
دیکھتے ہیں لوگ تجھے، اچھے نگاہ سے
دل میں اتر جاتی ہے کیا بات ہے
کیا راز ہے جو تیری مسکراہٹ میں چھپی ہے؟
دلوں کو کیوں تیرے ہونے کا احساس ہے؟
چپ رہ کر بھی، تجھ میں راز کا راز ہوتا ہے
دیکھیں جب تمہاری آنکھیں میں روبرو ہوتا ہے
تیرے پہ بوال کا کیوں، شور ہوتا ہے؟
تمہاری خاموشی میں ایک زبان ہوتی ہے
جو دلوں کے تاروں کو چھوتی ہے، جاگتی ہے
تیرے قدموں کی آواز میں، کچھ ہوتا ہے
جو ہوائی سمت کو بھی بدل دیتی ہے
جب تم چلتی ہو زمین بھی تمہارے پیچھے چلتی ہے
غمگین یہ عشق سب کچھ وہی دیتا ہے سیفی
غمگین دے کر بھی خوشیاں ابھاڑ دیتا

تحسین رضا سیفی، دارالہدی کرناٹک

غزل

گلستاں ہے تو محبت کی میرے کیا کہنا
گلاب جیسی ہے دل میں کیا کہنا
نہیں ہے انتہا یادِ صنم کا کیا کہنا
رلانا، ہنسنا، ہسانا تمہاری کیا کہنا
تو بولتی ہے تو کلیاں چٹک چٹک جائے
زباں سے پھولوں کا جھرنا تمہاری کی کہنا
تمہاری عشق کا ہم پر تو انتہا ہی نہیں
ہوا ہی جاتا ہے دل بے قرار کیا کہنا
کہ رات بھر ہوں جو گشت کرتے رہتے ہو
وہ پیاری پیاری اداؤں سی کیا کہنا
رات دن تیرے بحرِ عشق میں ہوں میں
وہ ماہیوں سا لچکنا تمہاری کیا کہنا
غزالہ جیسی بناوٹ، تیری چلن بھی وہی
تو ٹھہری مہ کی مہما تمہاری کیا کہنا
محال لگتا ہے اب عشق کرنا اے صیفی
میں ہوں نشیب تو ٹھہری فرازہ کیا کہنا

عاصم صیفی جمعہ دارالھدی کرناٹک

(فلسطینی بچے کی آواز)

میری آواز دنیا میں دبا سکتا نہیں کوئی
میں جیسے بھی نبھاتا ہوں نبھا سکتا نہیں کوئی
اگر موقع ملا ہم کو تو ہم گردن کٹا دیں گے
مگر یہ جان لے کافر جھکا سکتا نہیں کوئی ح
سنو لوگو ہمیں کیوں تم یوں مرتا چھوڑ بیٹھے ہو
ابھی جو ہو رہا ہے سب خدا پر چھوڑ بیٹھے
ہو ہمارے دشمنوں کا ساتھ دے کر ظلم کرتے ہو۔
یوں غداروں کی صف میں جا کے رشتہ توڑ بیٹھے ہو
میری خاطر ابھی اس دور میں کافر ہی بولا ہے
بتاؤ اے مسلمانو کیا تم نے منہ بھی کھولا ہے
ابھی پھر یاد آتا ہے دوبارہ کربلا تم کو
مگر تم نے ہمارے واسطے کچھ بھی نہ بولا ہے
یہ ان کو مارتے ہیں جو یوں گھر کا گھر لٹاتے ہیں
خدا کے نام پہ جو یوں ہزاروں زخم کھاتے ہیں
کہ جن کے باپ دادا نے سکھایا ہو وفاداری
یہ ظالم ان کے ہی گھر پہ ہزاروں بم گراتے ہیں

نعمت اللہ رضا خواب

غزل

یہ عاشق حسینوں میں کیا ڈھونڈتے ہیں
محبت عنایت وفا ڈھونڈتے ہیں
پتا ہے ستم گر یہ ہوتے ہیں پھر بھی
صنم میں ہی نازو ادا ڈھونڈتے ہیں
ملے گی انہیں بالیقیں نامرادی
پہاڑوں پہ چڑھ کر خدا ڈھونڈتے ہیں
ہتھیلی ملیں گے سدا وہ، جو ساتھی
پرانے بدل کر نیا ڈھونڈتے ہیں
جہاں سامنا موت کی ہر گھڑی ہو
وہاں پر بھلا کیوں بقا ڈھونڈتے ہیں
جنہیں آگ سے شوق ہے کھیلنے کا
وہی نفرتوں کی فضا ڈھونڈتے ہیں
وہ خبطی ہی ہوتے ہیں اکثر جو اختر
اجالے میں رہ کر ضیا ڈھونڈتے ہیں

شمیم اختر

غزل

دل مضطرب کوئی اسم ہو
جسے پڑھ کے کم ہو ملالِ جاں
جسے پھونک کر یہ اداسیاں ذرا کم لگیں
وہ فشارِ رنج ہے روح میں
کہ فضائیں سبز قدم لگیں
میں ہنسوں تو سارے جہان کو
مری ہنستی آنکھیں بھی نم لگیں
دلِ مضطرب کوئی چارہ گر
جو اسیرِ غم کی دوا کرے
ہو ذرا سکون خدا کرے
جو تمام عمر وفا کرے
دلِ مضطرب کوئی شہر ڈھونڈ وفاؤں کے
دلِ مضطرب یہ نہ ہو کہیں
کہ حصارِ ذات بھی کم پڑے
میری بات سن یہ صراطِ عشق ہے یاد رکھ
نہ پلک جھپک نہ قدم اٹھا
بس غم اٹھا اور شاد رہے

ساجد مشتاق

ادب اطفال وفکر نہرو بچے کی تعارف

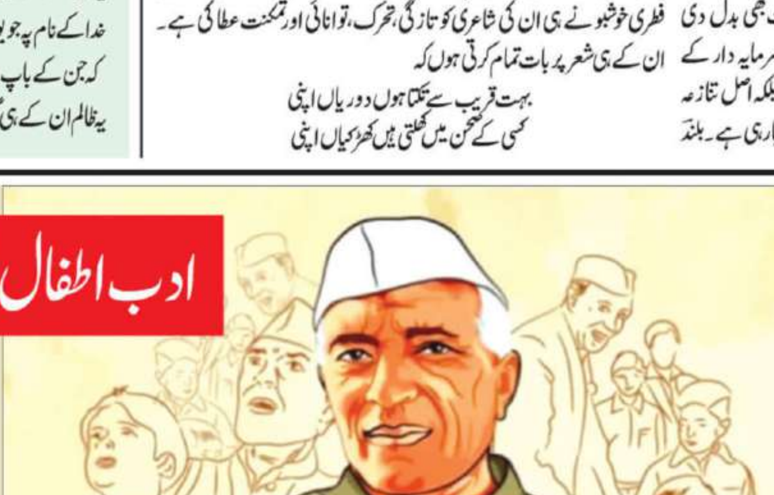

محمد تحسین رضا

ہر سال 14 نومبر کو وطن عزیز ہندوستان میں 'یوم اطفال' کے طور پر بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ ویسے تو دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف تاریخوں میں یوم اطفال منایا جاتا ہے، مگر ہندوستان میں 14 نومبر ملک کے پہلے وزیر اعظم اور جدید ہندوستان کے معمار پنڈت جواہر لعل نہرو کا یوم پیدائش ہے۔ جواہر لعل نہرو کو بچوں سے بے پناہ پیار تھا، انہوں نے اپنے یوم پیدائش کو 'بچوں کے دن' کے طور پر منانے کا اعلان کیا اور یوں ان کے دور سے ملک بھر میں ہر سال 14 نومبر بطور 'یوم اطفال' منایا جاتا ہے۔ پنڈت نہرو بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور ان کے درمیان رہنا انہیں پسند تھا۔ اسی محبت کے سبب بچے بھی انہیں چاچا نہرو کہا کرتے تھے۔ یوم اطفال بچوں کے تئیں پنڈت نہرو کی اسی بے پناہ محبت اور لگاؤ کی یادگار ہے۔

اس دن کے منانے کا مقصد بچوں کے تئیں لوگوں میں پیار ومحبت کے جذبات کو فروغ دینا اور ان کے حقوق کے تئیں والدین، اساتذہ اور بڑی عمر کے لوگوں میں بیداری لانا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ملک کی آزادی کے بعد بچوں اور جوانوں کی تعلیم، ان کی ترقی اور فلاح وبہبود کے لئے کئی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے جوانوں کی تعلیم کے لئے کئی اہم ادارے مثلاً انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ کی بنیاد ڈالی۔ انہوں نے پنچ سالہ منصوبے میں مفت پرائمری تعلیم کو شامل کیا اور اسکولی بچوں کو سوئے تغذیہ سے بچانے کے لئے مفت دودھ فراہم کرنے کی تجویز رکھی تھی۔

پنڈت نہرو ہندوستان کی جنگ آزادی کے اہم قائدین اور رہنماؤں میں شامل رہے اور 1974 میں ملک کی آزادی کے بعد پہلے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ ان کی پیدائش 14 نومبر 1889 کو الہ آباد میں ہوئی۔ والد مشہور وکیل موتی لال نہرو اور والدہ سوروپ رانی تھیں۔ وہ بچپن سے بڑے ذہین تھے۔ اس لئے ان کے والدین نے ان کا نام جواہر لال رکھا۔ چاچا نہرو کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی جس کے لئے گھر پر ہی ایک مولوی اور ایک پنڈت کا تقرر ہوا۔ جن سے انہوں نے ہندی، اردو اور سنسکرت کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم انگلینڈ میں حاصل کی اور بیرسٹر کی ڈگری حاصل کر کے ہندوستان لوٹنے کے بعد جنگ آزادی میں شامل ہو گئے۔

اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ہوا تو جواہر لال نہرو نے ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ وہ بیک وقت مفکر، مورخ، دانشور، ممتاز 15 سیاست داں ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب ادیب بھی تھے۔ مگر وہ صحت مند سیاست کے علمبردار کی حیثیت سے مقبول ہوئے۔ جدید ہندوستان کے اس معمار کی سانس 27 مئی 1964 کو ہمیشہ کے لئے رک گئی۔ گاندھی جی کے بعد تحریک آزادی کے عظیم رہنما پنڈت جواہر لال نہرو ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ آزادی کے بعد ملک کی قیادت کا بار جواہر لال نہرو کے کاندھوں پر آیا۔

انگریز ہندوستان سے چلے گئے تھے مگر ملک کی تقسیم کے تکلیف دہ مسائل اور بدحال معیشت حکومت کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ آزادی کے بعد ملک میں مضبوطی اور اتحاد کے ساتھ تعمیر نو کا کام شروع کیا گیا اور ہندوستانی سماج میں حب الوطنی اور قومی نظریئے کو فروغ دیا گیا۔ جاگیر داری، زمینداری کو ختم کر کے سرمایہ داری کے رجحانات کو روکتے ہوئے سوشلسٹ سماج کے لئے بہت سے اقدامات کیے گئے۔ اقوام عالم میں ہندوستان کا وقار بڑھا۔ اس قافلے میں نہرو جی کے ساتھ مولانا آزاد، سردار پٹیل، بابو راجندر پرشاد اور کئی دیگر رہنما شامل تھے۔

کانگریس کی تاریخ کہیے یا ہندوستان کے عہد حاضر کی تاریخ کا ذکر کیجیے جواہر لال نہرو اس وقت کی وہ شخصیت تھے جسے عہد ساز کہنا ہی پڑے گا۔ نہرو کا دور وہ دور ہے جس کی اہمیت کو ہندوستانی عوام صدیوں تک محسوس کرتے رہیں گے۔ ستائی ہوئی مظلوم قوموں کے نجات دہندہ چاچا نہرو اس حد تک امن عالم کے حامی تھے کہ عرب میں انہیں رسول ہند کہا گیا۔ وہ عالمی سیاست کی سطح پر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں سب سے زیادہ ماہر تھے۔ مہاتما گاندھی نے تحریک آزادی کو ایک نیا موڑ دیا اور اس کے لئے انہیں باپو کہا گیا لیکن اگر وہ سالار اعظم تھے تو نہرو بھی کوئی معمولی سپاہی نہیں تھے۔

گاندھی کے بعد کمان انہیں کے ہاتھ میں تھی جس کی قیادت میں جنگ آزادی میں فتح حاصل ہوئی۔ مہاتما گاندھی نے خود بھی انہیں اپنا جانشین کہا ہے۔ آزادی کے بعد نہرو نے ہی نئے ہندوستان کی تعمیر کی اور اس طرح اس کی تعمیر کی کہ ہندوستان نے تیسری دنیا میں اہم مقام حاصل کرلیا۔